

سے مراد وہ شخص ہے کہ جو گنہ نام اور بے شر ہو۔
 اور «الْمَسَائِيْعُ» مسیح کی جمع ہے۔ اور ”مسیح“ اس شخص کو
 کہتے ہیں کہ جو لوگوں میں فتنہ و شر پھیلاتا رہے اور لگانی بھائی کرتا رہے۔
 اور «الْمَدَائِيْعُ» مذیع کی جمع ہے اور ”مذیع“ اسے
 کہتے ہیں کہ جو کسی کی برائی سے تو اسے اچھا لے اور علانیہ بیان کرے
 اور «الْبُزُورُ» بذور کی جمع ہے اور ”بذور“ اسے کہتے ہیں کہ جو حمق اور
 اول فول بکنے والا ہو۔

--☆☆--

(۱۰۲) خطبه

ایک دوسری روایت کی بنا پر یہ خطبہ پہلے درج ہو چکا ہے:

جب اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھجا تو عربوں میں نہ کوئی (آسمانی) کتاب کا پڑھنے والا تھا اور نہ کوئی نبوت وحی کا دعوے دار۔ آپ نے اطاعت کرنے والوں کو لے کر اپنے مخالفوں سے جنگ کی۔ در آن حوالیکہ آپ ان لوگوں کو نجات کی طرف لے جا رہے تھے اور قبل اس کے کہ موت ان لوگوں پر آپڑے، ان کی ہدایت کیلئے بڑھ رہے تھے۔ جب کوئی تھکا ماندہ رک جاتا تھا اور خستہ و درماندہ ٹھہر جاتا تھا تو آپ اس کے (سر پر) کھڑے ہو جاتے تھے اور اسے اس کی منزل مقصود تک پہنچا دیتے تھے۔ یہ اور بات ہے کہ کوئی ایسا تباہ حال ہو جس میں ذرہ بھر بھلانی ہی نہ ہو۔ یہاں تک کہ آپ نے انہیں نجات کی منزل دکھا دی اور انہیں ان کے مرتبہ پر پہنچا دیا، چنانچہ ان کی چکی گھومنے لگی اور ان کے نیزے کا ختم جاتا رہا۔ خدا کی قسم میں بھی انہیں ہنکانے والوں میں تھا۔ یہاں تک کہ وہ پوری طرح پسپا ہو گئے اور اپنے بندھنوں میں جکڑ دیئے گئے۔ اس دوران میں نہ میں عاجز ہوا نہ

آزاد بہ: الْخَاطِمُ الْذِكْرُ الْقَلِيلُ الشَّرِّ۔
 وَ «الْمَسَائِيْعُ» : جَمْعُ مُسِيَّحٍ، وَ هُوَ الَّذِي
 يَسِيْعُ بَيْنَ النَّاسِ بِالْفَسَادِ وَ النَّمَاءِ.
 وَ «الْمَدَائِيْعُ» : جَمْعُ مُذْيَاعٍ، وَ هُوَ الَّذِي
 إِذَا سَوَعَ لِغَيْرِهِ بِفَاحِشَةٍ أَذَاعَهَا وَ تَوَهَّهَا. وَ
 «الْبُزُورُ» : جَمْعُ بَذُورٍ وَ هُوَ الَّذِي يَكْثُرُ
 سَفَهَةً وَ يَلْعُغُ مَنْطِقَةً.

-----☆☆-----

(۱۰۲) وَمِنْ حَكَلَةٍ لَّهُ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

وَقَدْ تَقَدَّمَ مُخْتَارُهَا بِخَلَافِ هَذِهِ
 الرِّوَايَةِ:

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ
 مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ يَقْرَأُ
 كِتَابًا، وَ لَا يَدَعُ نُبُوَّةً وَ لَا وَحْيًا،
 فَقَاتَلَ بِمَنْ أَطَاعَهُ مَنْ عَصَاهُ، يَسُوقُهُمْ
 إِلَى مَنْجَاتِهِمْ، وَ يُبَادِرُ بِهِمُ السَّاعَةَ أَنْ
 تَنْزِلَ بِهِمْ، يَخْسِرُ الْكَسِيرُ، وَ يَقْفَ
 الْكَسِيرُ فِيْقِيْمُ عَلَيْهِ حَتَّى يُلْحِقَهُ غَايَتَهُ،
 إِلَّا هَالِكًا لَا خَيْرَ فِيهِ، حَتَّى أَرَاهُمْ
 مَنْجَاتِهِمْ وَ بَوَّاهُمْ مَحَلَّتِهِمْ، فَاسْتَدَارَتْ
 رَحَاهُمْ، وَ اسْتَقَامَتْ قَنَاثِهِمْ، وَ اِيْمُ اللَّهِ!
 لَقَدْ كُنْتُ مِنْ سَاقِتَهَا حَتَّى تَوَلَّتْ
 بِحَذَادِيْرِهَا، وَ اسْتَوْسَقَتْ فِيْ قِيَادَهَا، مَا
 ضَعُفتْ، وَ لَا جُبِنَتْ، وَ لَا خُنْتْ، وَ لَا

بزدلی و کھائی، نہ کسی قسم کی خیانت کی اور نہ مجھ میں کمزوری آئی۔ خدا کی قسم! میں (اب بھی) باطل کو چیر کر حق کو اس کے پہلو سے نکال لوں گا۔

--☆☆--

خطبہ (۱۰۳)

آخر اللہ نے محمد ﷺ کو بھیجا در آن حالیکہ وہ گواہی دینے والے، خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے تھے۔ جو بچپنے میں بھی بہترین خلاق اور سن رسیدہ ہونے پر بھی اشرف کائنات تھے اور پاک لوگوں میں خو خصلت کے اعتبار سے پاکیزہ تر اور جود و سخا میں ابر صفت، بر سائے جانے والوں میں سب سے زائد لگاتار بر سے والے تھے۔ دنیا اپنی لذتوں میں اس وقت تمہارے لئے شیریں و خوشگوار ہوئی اور اس وقت تم اس کے ٹھنوس سے دودھ پینے پر قادر ہوئے کہ جبکہ اس کے پہلے اس کی مہاریں جھوول رہی تھیں اور اس کا تنگ (ڈھیلا ہو کر) بل رہا تھا (یعنی اس کا کوئی سوار اور دیکھ بھال کرنے والا نہ تھا جو اس کی بائیکیں اٹھاتا اور اس کا تنگ کرتا۔۔۔ کچھ قوموں کیلئے تو حرام اس بیری کے مانند (خوشگوار اور مزے دار) ہو گیا تھا جس کی شاخیں پھلوں کی وجہ سے جھکی ہوئی ہوں اور حلال ان کیلئے (کوسوں) دور اور نایاب تھا۔ خدا کی قسم! یہ دنیا بھی چھاؤں کی صورت میں ایک مقررہ وقت تک تمہارے پاس ہے۔۔۔ مگر اس وقت توز میں بغیر روک ٹوک کے تمہارے قبضے میں ہے، تمہارے ہاتھ اس میں کھلے ہوئے ہیں اور پیشواؤں کے ہاتھ بند ہے ہوئے ہیں، تمہاری تواریں ان پر مسلط ہیں اور ان کی تواریں روکی جا چکی ہیں۔۔۔

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہر خون کا کوئی قصاص لینے والا اور ہر حق کا کوئی طلب کرنے والا بھی ہوتا ہے اور ہمارے خون کا قصاص لینے

وَهَنْتُ، وَإِيمُّ اللَّهِ! لَا يَقْرَنُ الْبَاطِلَ حَقًّا
أُخْرِجَ الْحَقَّ مِنْ خَاصِرَتِهِ.

-----☆☆-----

(۱۰۳) وَمَنْ خَلَقَهُ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

حَتَّىٰ بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
شَهِيدًا وَّ بَشِيرًا وَّ نَذِيرًا،
خَيْرَ الْبَرِّيَّةِ طِفْلًا، وَ أَنْجَبَهَا كَهْلًا،
أَطْهَرَ الْمُظَاهَّرِينَ شَيْئَةً، وَ أَجْوَدَ
الْمُسْتَنْطَرِينَ دِيْمَةً.

فَمَا احْلَوْتُ لَكُمُ الدُّنْيَا فِي لَذَّتِهَا،
وَ لَا تَمَكَّنْتُمْ مِنْ رَّضَاعِ أَخْلَافِهَا،
إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا صَادَفْتُمُوهَا
جَاءَلًا حَطَامُهَا، قَيْقًا وَ ضَيْنَهَا،
قُدْ صَارَ حَرَامُهَا عِنْدَ أَقْوَامٍ بِمَنْزِلَةِ
السِّدْرِ الْمَخْضُودِ، وَ حَلَالُهَا بَعِيدًا
غَيْرُ مَوْجُودٍ.

وَ صَادَفْتُمُوهَا وَاللَّهُ! ظِلًا مَمْدُودًا إِلَى
أَجَلٍ مَعْدُودٍ، فَالْأَرْضُ لَكُمْ شَاغِرَةٌ، وَ
أَيْدِيْكُمْ فِيهَا مَبْسُوَطَةٌ، وَ أَيْدِيِ الْقَادِهِ
عَنْكُمْ مَكْفُوفَهُ، وَ سُيُوفُكُمْ عَلَيْهِمْ
مُسْلَطَهُ، وَ سُيُوفُهُمْ عَنْكُمْ مَقْبُوضَهُ.

آلَآءَ إِنَّ لِكُلِّ دَمٍ شَاءِرًا، وَ لِكُلِّ حَقٍّ طَالِبًا،
وَ إِنَّ الشَّاءِرَ فِي دَمَائِنَا كَالْحَاكِمِ